بسم اللہ الرحمن الرحیم

طلاق یافتہ عورت سے نکاح کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا طلاق شدہ عورت سے نکاح نہیں کرسکتے ہیں؟ اگر میں کنوارا ہوں، اور طلاق شدہ سے نکاح کرنا چاہوں تو کیا گناہ ہے؟

جواب

جس عورت کو طلاق ہوگئی، اس کی عدت گزرنے کے بعد اس سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ قرآن پاک میں حرام کردہ عورتوں کے بیان کے بعد فرمایا گیا کہ ان کے علاوہ جو ہیں، وہ سب حلال ہیں۔ اور طلاق یافتہ عورت حرام کی گئی عورتوں میں شامل نہیں۔ البتہ! کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی اُمید ہو، اس سے نکاح کرنا بہتر ہے۔

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، انہیں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں۔ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 24)

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دینے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔

چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: ﴿فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا﴾ ترجمہ: پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے۔ (پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت 37)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے "یعنی جب حضرت زید نے زینب کو طلاق دے دی۔۔۔ حضرت زینب کی عدّت گزرنے کے بعد ان کے پاس حضرت زید رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام لے کر گئے اور انہوں نے سر جھکا کر کمالِ شرم و ادب سے انہیں یہ پیام پہنچایا، انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں اپنی رائے کو کچھ بھی دخل نہیں دیتی جو میرے ربّ کو منظور ہو اس پر راضی ہوں یہ کہہ کر وہ بارگاہِ الٰہی میں متوجّہ ہوئیں اور انہوں نے نماز شروع کر دی اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت زینب کو اس نکاح سے بہت خوشی اور فخر ہوا، سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شادی کا ولیمہ بہت وسعت کے ساتھ کیا۔" (تفسیر خزائن العرفان، تحت ھذہ الآیۃ، صفحہ 782، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "جب زید طلاق دے دے تو اب تین حیض کامل گزرنے کے بعد نصیبن کو حلال ہوگا کہ بکر خواہ غیر بکر جس سے چاہے نکاح کرلے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 314، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سنن ابی داؤد کی حدیث پاک میں حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ان سے فرمایا: "«أتزوجت؟» قلت: نعم، قال: «بكرا أم ثيبا» فقلت: ثيبا قال: «أفلا بكر تلاعبها وتلاعبك»" ترجمہ: کیا تم نے شادی کر لی؟ میں نے عرض کی جی ہاں! فرمایا: کنواری سے یا غیر کنواری سے؟ میں نے عرض کی، غیر کنواری سے۔ فرمایا: کنواری سے کیوں نہیں؟ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ (سنن ابی داؤد، صفحہ 327، رقم الحدیث 2048، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک میں حضرت عبد الرحمن بن سالم رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا: "عليكم بالأبكار، فإنهن أعذب أفواها، وأنتق أرحاما، وأرضى باليسير" ترجمہ: تم کنواری عورتوں سے نکاح کرو کہ وہ بہت شیریں زبان، بہت زیادہ صاف رحم والی اور معمولی مال پر زیادہ راضی ہوجانے والی ہوتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ 362، رقم الحدیث 1861، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے: "ونكاح البكر أحسن للحديث «عليكم بالأبكار فإنهن أعذب أفواها، وأنقى أرحاما، وأرضى باليسير»" ترجمہ: کنواری عورت سے نکاح کرنا زیادہ اچھا ہے کیونکہ حدیث مبارک میں ہے "تم کنواری عورتوں سے نکاح کرو کہ وہ بہت شیریں زبان، بہت زیادہ صاف رحم والی اور معمولی مال پر زیادہ راضی ہوجانے والی ہوتی ہیں۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب النکاح، جلد 4، صفحہ 76، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "کوآری (کنواری) عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی اُمید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سن رسیدہ، اور بد خلق اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔" (بہار شریعت، ج 2، حصہ 7، صفحہ 6، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5144

تاریخ اجراء: 11 محرم الحرام 1448ھ/27 جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net